اسلام سے پہلے عرب کے مذاہب[1]

(از عبدالحلیم ناظم مولوی فاضل ایڈیٹر محدث)

عرب دنیا کا وہ خطہ ہے جہاں آفتاب اسلام کی جاودانی کرنیں سب سے پہلے ضیا پاش ہوئیں۔ پھر اس مبارک سرزمین سے یہ حقیقی روشنی دنیا کے گوشہ گوشہ میں قیامت تک کیلئے پھیل گئی۔ یہ ایک بے نقاب حقیقت ہے کہ جس زمانہ میں (چھٹی صدی عیسوی) اسلام کا نور عرب میں چمکا اسوقت اسلام کا نام لیوا کوئی فرد بشر نہ تھا۔ جب ہادی اسلام نے تن تنہا تبلیغ واشاعت کی تو آناً فاناً اسلام کی ٹھنڈی اور لطیف ہوائیں لوگوں کے دلی اور اعتقادی کشت زار کو لہلہانے لگیں۔ لیکن یہ ظاہر ہے کہ دنیا کی انسانی آبادی بالخصوص زمانہ قدیم میں ہر جگہ کوئی نہ کوئی اعتقادی اعتبار اور مذہبی حیثیت ضرور رکھتی تھی۔ لہذا جزیرۂ عرب کے وہ لوگ جو اسلام سے پہلے آباد تھے ان میں بھی مذاہب کی ترویج ضرور رہی ہوگی مضمون ذیل میں عام لوگوں کی معلومات کیلئے ہمیں یہی بتانا مقصود ہے۔ اسوقت ہمارے پیش نظر ابن ہشام، ارض القرآن، ادب العرب وغیرہ کئی کتابیں ہیں جن میں ہمارے مقصد کی غیر معمولی تفصیل موجود ہے۔ لیکن ہم ناظرین کے فائدہ کیلئے اجمال کو مد نظر رکھتے ہوئے صرف خلاصہ پر اکتفا کرتے ہیں۔

دنیا کی قدیم تاریخوں سے پتہ چلتا ہے کہ اسلام سے پہلے عرب میں امم سامیہ ہی پائی جاتی تھیں۔ امم سامیہ سے مراد عاد، ثمود طسم وجدیس وغیرہ وہ قبائل ہیں جو اپنی سرکشی ونافرمانی کی وجہ سے خدا کی طرف سے ہلاک کئے گئے۔ ان لوگوں کی ہدایت کیلئے کئی آسمانی پیغمبر حضرت ابراہیمؑ، حضرت ہودؑ اور حضرت صالحؑ وغیرہ آئے تھے۔ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ ان انبیاء کرام نے اپنی متعلق قوموں کو بت پرستی اور ستارہ پرستی سے منع کیا تھا۔ لہذا ان آیتوں سے امم سامیہ کا مذہب بآسانی معلوم ہوتا ہے عرب میں ایک بہت بڑا قبیلہ اہل معین آباد تھا جو بالکل بت پرست تھا۔ بنو قحطان جو سبا کے ساتھ مشہور ہیں آفتاب پرست تھے۔ جیسا کہ ملکۂ سبا بلقیس کے اقوال سے ظاہر ہے۔ آخر میں بنو اسماعیل آباد ہوئے یہ پہلے تو عرصہ تک دین حنیف پر رہے۔ لیکن بعد ازاں بت پرست ہوگئے۔ مدین میں حضرت شعیبؑ مبعوث ہوئے تھے (والی مدین اخاھم شعیبا۔ الآیہ) انہوں نے قوم مدین کو غیر اللہ کی عبادت سے منع کیا تھا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قوم مدین مشرک تھی۔ اصحاب الایکہ جنہوں نے اپنے نبی ہادی کی تکذیب کی بت پرست تھے بعل کو پوجتے تھے۔ بنو ادم یا بنو ایوب آفتاب پرست تھے عرب کے مشہور قبیلے اوس وخزرج بت پرست وستارہ پرست تھے۔ قبائل غسانی لخم کے کل بت پرست تھے۔ اب اسلام سے کچھ پہلے عرب کی تاریخ دیکھئے۔ اسوقت عرب میں اعاظم پرستی، قومی پرستی۔ ستارہ پرستی اور ہنود بت پرستی مروج تھی۔ اسوقت عرب کے مستند مذاہب پانچ تھے۔ یہودیت، نصرانیت، مجوسیت، صابیت، حنیفیت، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان الذین اٰمنوا والذین ھادوا والنصاریٰ والصابئین والمجوس الآیہ۔ ہر ایک کی اجمالی شرح ملاحظہ فرمائیں۔

---

[1] یہ میرے زمانۂ طالبعلمی کی ایک تقریر ہے جو انجمن کے رجسٹر انضباط میں بہت سی تقریروں کے ساتھ محفوظ تھی۔ ہم آئندہ بھی افادۂ عام کیلئے انجمن کی دوسری محفوظ تقریریں ان صفحات میں شائع کرینگے ۱۲ ایڈیٹر

(۱) **یہودیت** ۔ ان کا عقیدہ تھا کہ (نعوذ باللہ) عزیر خدا کے بیٹے ہیں۔ قرآن مجید نے اگرچہ ان کے صرف اسی عقیدہ کو ذکر کیا ہے لیکن ان کی اندرونی خرابی مذہبی و معاشرتی حیثیت سے بہت کچھ بتائی۔ یہ مذہب اندرون عرب میں خوب پھیلا۔ جس وقت قرآن نے کہا وقالت الیھود عزیر ابن اللہ الایہ اس زمانہ میں اس خیال کی کسی نے تردید نہیں کی۔ آج کل بعض یہودی کہتے ہیں کہ یہ ہمارا عقیدہ نہیں لیکن ان کا کہنا غلط ہے۔ یہودیوں میں ایک فرقہ ایسا ضرور تھا جس کا یہ عقیدہ خدا نے ظاہر کیا۔ یہودیوں کی کثرت اسی سے معلوم ہو سکتی ہے کہ شاہان حمیر سب یہودی تھے۔ بنی کنانہ، بنی الحارث کندہ، بنو قریظہ، بنو نضیر، بنو قینقاع اور اہل خیبر کل یہودی تھے۔ یثرب (مدینہ) میں بھی کافی یہودی تھے۔ یہ طبقہ مسلمانوں کا بدترین دشمن تھا۔

(۲) **نصرانیت** ۔ یہ شام کا شاہی مذہب تھا اسی لئے شام کی طرف کے اکثر علما نصرانی تھے۔ یعنی شمالی عرب جیسے لخم، جذام، عاملہ اور مذحج وغیرہ قبائل عیسائی تھے۔ حیرہ میں عیسائی خوب پھیلے۔ اندرون عرب انکی نشو و نما بہت کم ہوئی۔ آخر کار حضرت عمرؓ کے عہد سے عرب میں نصرانی بالکل ناپید ہو گئے۔ قرآن مجید نے ان کے کئی عقائد ذکر کئے ہیں جن میں ایک یہ ہے۔ لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ثالث ثلثۃ الایہ۔ (جن لوگوں نے کہا کہ اللہ تین کا تیسرا ہے وہ کافر ہیں (مراد نصرانی ہیں) آج بعض عیسائی کہتے ہیں کہ حضرت مریمؑ کو خدا ماننا ہمارا عقیدہ نہیں یہ قرآن کا اتہام ہے۔ لیکن اس وقت جبکہ قرآن نے یہ آواز بلند کی کسی نے تردید نہ کی۔ کیونکہ تاریخ سے ثابت ہے کہ نصرانیوں میں ایک نسطوری فرقہ اس بات کا قائل تھا۔

(۳) **مجوسیت** ۔ یہ ایران کا ایک قدیم مذہب ہے۔ اس کا بانی مشہور مصلح زرتشت تھا (یہ خیال بالکل غلط ہے کہ زرتشت بھی نبی تھا۔ اس کا کہیں ثبوت نہیں۔ اسکی تعلیم خود نبوت کے منافی ہے۔ ایک نبی کی تعلیم توحید کے خلاف نہیں ہو سکتی)۔ مجوسی دو خدا کو مانتے تھے۔ یزداں فاعل خیر اور اہرمن فاعل شر۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ان کے اس عقیدہ کو ذکر کر کے پوری تردید کی ہے۔ عرب میں یہ مذہب بہت کم پھیلا۔ خال خال کچھ لوگ اس عقیدہ کے تھے ورنہ اسکی بنیاد کچھ مضبوط نہ ہو سکی۔

(۴) **صابیت** ۔ قرآن مجید نے اس مذہب کا صرف تین جگہ ذکر کیا ہے وہ بھی نام ہی نام ہے۔ عقیدہ کی تشریح نہیں کی۔ اسی وجہ سے ان کا عقیدہ بیان کرنے میں مسلمان متقدمین و علما مختلف ہیں۔ مجاہد و حسن وغیرہ کا قول ہے کہ یہ مذہب مختلف مذاہب کا مجموعہ تھا۔ یہودیت نصرانیت۔ مجوسیت، سب کے بعض بعض عقائد اس میں شامل تھے ان کے نزدیک بعض انبیاء تو مقبول و مسلم ہیں جیسے حضرت نوحؑ و حضرت ابراہیمؑ وغیرہ لیکن اکثر انبیاء کو یہ لوگ نہیں مانتے تھے۔ ان کا اصل مذہب ستارہ پرستی تھا۔ پانچ وقت ستارہ کی پوجا کرتے تھے۔ اس مذہب کی ابتدا بابل سے ہوتی تھی جہاں حضرت ابراہیمؑ کا مولد ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ جس قوم میں مبعوث ہوئے تھے ان میں بعض لوگ صابی عقائد کے بھی تھے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیمؑ کے متعلق فرماتا ہے فنظر نظرۃ فی النجوم الایہ (یعنی حضرت ابراہیم نے ایک نگاہ ستاروں کو دیکھا) معلوم ہوا کہ یہ ستارہ پرست جماعت تھی جو صابی کہے جا سکتے ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ نے تبلیغ و ہدایت کرتے ہوئے انکی پوری تردید کی ویسے بھی لغوی حیثیت سے دیکھا جائے تو صابی صبا سے مشتق ہے جسکے معنی ستارہ کے طلوع ہونیکے ہیں۔

(۵) **حنیفیت** ۔ اسلام سے کچھ قبل باوجود بت پرستی کے زور کے کچھ لوگ ملت ابراہیمی پر جسکو دین حنیف بھی کہا جاتا ہے قائم تھے ۔ جیسے عمرو بن نوفل وغیرہ۔ بعض یورپین مورخین نے اسلام پر اعتراض کرتے ہوئے لکھا ہے کہ حنیف کے معنی ٹیڑھے اور ٹیڑھے ہونیکے ہیں اور سریانی میں کافر کو صابی اور عبرانی میں منافق کو صابی کہتے ہیں۔ نتیجہ یہ نکالا ہے کہ اسلام نے دشمنی کی وجہ سے اپنے مخالفوں کا یہ نام

رکھدیا ہے" لیکن یہ خیال بالکل غلط اور عربی سے نابلد ہونیکا ثبوت ہے۔ دراصل عربی میں حنیف کے معنی جھکنے اور مڑنے کے ہیں جس سے مقصد یہ ہے کہ باطل کیطرف سے حق کیطرف جھکا جائے۔ یہ لفظ ہمیشہ صلہ کے ساتھ آیا ہے۔ جیسے حنفاء للہ وغیر ذالک۔ حنیف کا مقابل مشرک ہے۔ وجہ یہ کہ اسلام کے قبل ہی سے ملت ابراہیم حنیف کہلاتی تھی۔ عرب نے سنت ابراہیمی رسم ختنہ بھی اختیار کرلی تھی لہٰذا حنیف مختون کے معنی میں بھی بولا جانے لگا تھا۔ الغرض عیسائیوں کا اعتراض محض بے معنی صرف تعصب و دشمنی پر موقوف ہے لفظ صابی میں بھی تلبیس ہو گئی ہے یہ کون نہیں سمجھ سکتا کہ عرب کو سریانی و عبرانی سے کیا کام؟ بہر حال مخالفین کا یہ بیہودہ خیال بالکل غلط ہے۔

غرضیکہ طلوع اسلام کے وقت عرب کا شرک اور قدیم بت پرستی زوروں پر تھی۔ دین حنیف کی نشر و اشاعت کے بعد عرب میں بت پرستی کا سب سے پہلا بانی عمرو بن لحی تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی متعلق بہت کچھ وعید فرمائی ہے قرآن کریم کی ایک آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ قبل از اسلام عرب میں دہریت بھی تھی چنانچہ بعض لوگوں کا خیال تھا۔ "وما یھلکنا الا الدھر" (ہمیں زمانہ ہی ہلاک کرتا ہے) یعنی یہ لوگ خدا کا وجود نہیں مانتے تھے۔ ہر ایک چیز کا مختار دہر یعنی زمانہ کو قرار دیتے تھے جیسا کہ آج کل بھی دہریہ کا خیال فاسد ہے۔

مذکورہ بالا خرافات اور بیہودہ خیالات کی ترویج دیکھتے ہوئے چشمہ رحمت ایزدی جوش میں آیا اور فاران کی چوٹی مطلع آفتاب بنگئی۔ خورشید صداقت طلوع ہوا۔ ہمارے ہادی برحق حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے۔ باطل کی تمام تاریکیاں دور ہوگئیں۔ اسلام کی حقیقت پاش شعاعوں سے نہ صرف جزیرۂ عرب بلکہ سارا عالم بقعہ نور بن گیا۔ جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔ حق آگیا۔ باطل مٹ گیا بلاشبہ باطل مٹنے والے ہی تھے

خرمن کفر میں اسلام کی بجلی چمکی + شعلۂ حق سے ہوئے سوختہ ساماں باطل

(ایڈیٹر)

تعدد ازدواج

(از مولوی محمد عابد صاحب گیاوی متعلم دار الحدیث رحمانیہ)

اسلام کی عالمگیر ترقی اور لازوال خوبیوں کو دیکھکر دنیا کی تمام قومیں آتش حسد سے جلتی ہوئی اسلام کی دشمن بن رہی ہیں۔ اور اسی دشمنی کا نتیجہ ہے کہ مخالفین ہمیشہ اسلام کے اصول میں غلطیاں تلاش کرتے رہتے ہیں مگر جب اسلام خوبیوں کا مجموعہ نظر آتا ہے اور کہیں کوئی کمی و غلطی نہیں ملتی تو خواہ مخواہ کسی قانون اسلام کی حقیقت کو توڑ مروڑ کر اپنی ناسمجھی سے اعتراضات کرتے رہتے ہیں اسلام نے تعدد ازدواج کو جائز رکھا اس پر اعتراض کیا جاتا ہے کہ یہ درست نہیں بجائے اسکے کہ ہم اعتراضات کا دندان شکن علمی جواب دیں۔ ہم کچھ اصول فطرت پیش کردینے کے بعد خود مخالفین کے اقوال سے ثابت کردینگے کہ تعدد ازدواج کو اغیار نے بھی بہتر سمجھا ہے۔ اور